# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ مع محصول ے

نمبر ۴۰ ۔ جلد ۹ ۔ لودیانہ ۸ اکتوبر ۱۸۸۱ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## گلدستۂ اخبارات

ایوب خاں جنگ سے منہہ موڑ ہرات میں جا پہنچا = قندھار پر استحکام کے ساتھہ امیر کابل کا قبضہ ہوگیا ہے = افغانستان کے باشندے اب پھر عبدالرحمن خان کا دم بھرنے لگے ہیں = کابل میں جسقدر بدعملی کے آثار نظر آتے تھے اب سب رفع ہوگئے ہیں = جلال آباد کے حاکم نے بھی امیر کابل کو لکھا ہے کہ میں آپکا فرمانبردار ہوں = کوئٹہ میں سرکار انگریزی کا کامل طور سے عمل دخل ہے = محمد جان اور اُسکے ہمراہی امیر کی قید سے نکل بھاگے اور امیر کے برخلاف مفسدہ کرنے پر آمادہ ہیں = یونان کی فوج نے جو تعداد میں ۳۰ ہزار ہے روم کے علاقہ تھسلی پر قبضہ کر لیا = قسطنطنیہ کے حاکم اسبات کی تحقیقات کر رہے ہیں کہ کس نے سلطان کے قتل کی سازش کی تھی = سلطان روم نے ایک کمیشن برائے تحقیقات معاملات مصر میں روانہ کری ہے = امرتسر کے جیلخانہ سے ایک اور قیدی بھاگ گیا ہے۔ کچھہ مشکل نہیں ہے کیونکہ دیوار گری ہوئی ہے =

کوہاٹ میں تیسری پنجاب پلٹن پر قزاقوں نے چھاپہ مارا ۔ خیبر کا راستہ اب بلا خوف و خطر کے جاری ہے کلکتہ سے ۲۰ لاکھہ من گندم انگلستان کو جا چکا ہے ۔ فرانس میں آجکل تعلیم کی ترقی کے بابت بڑے مباحثہ ہو رہے ہیں ۔ افواہ ہے کہ علی مسجد پر پھر انگریزی فوج رہا کرے گی شاہ فرانس نے ٹیونس کے بیگ کو لکھا ہے کہ میرا منشا تمہارے ملک پر قبضہ کرنے کا نہیں بلکہ اصلاح کا ہے ۔ کمال خان افریدی کو حدود پشاور سے خارج کیا گیا ہے جلال آباد سے پشاور میں تجارتی مال کے آمد و رفت بخوبی جاری ہے برما میں چین کا ایک سفیر افیون کی تجارت کے بارے میں گفتگو کرنیکو آیا ہے = ہیضہ و تپ سے امرتسر میں ۲۲۶۵ آدمی مر گئے جسمیں ۱۳۰۶ بچہ ہیں = جنگ افغانستان کی تاریخ عنقریب تیار ہو کر شایع ہونے والی ہے = سنتھال میں جو فساد ہو رہا تھا وہ سب فرو ہو گیا ہے = جموں میں بھی ہیضہ کا زور شور ہو رہا ہے =

روم میں شہروان کے متصل ۴۳ دیہات زلزلہ سے تباہ ہو گئے ہیں = برازیل کے باشندے تعداد میں ایک کروڑ ہیں جنمیں ۴۰ لاکھہ وحشی قوم کے لوگ بھی شامل ہیں = ملتان کے فساد کی بابت بعض دیسی اخبارات میں حد سے زیادہ مبالغہ آمیز خبریں شایع ہوئی ہیں = ایوب خان پھر ہرات کی گرد نواح میں فوجیں جمع کر رہا ہے = آگرہ دربار کی تیاریاں بڑی کر و فر سے ہو رہی ہیں = محمد حیات خان کا مقدمہ ۱۰ اکتوبر کو دایر ہوگا = روس افغانستان کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے = مردم شماری کے نتیجہ سے معلوم ہوا کہ فی الحال ہندوستان میں سوا پچیس کروڑ آدمی آباد ہیں = چین والے آج کل جنگی سامانوں میں مصروف ہیں لیکن یہہ معلوم نہیں کہ جنگ کس کے ساتھہ ہوگی = عدن میں ہیضہ کا نہایت زور ہے = تمام دنیا میں ایک ارب ۴۵ کروڑ ۷۰ لاکھہ آدمی ہیں = معاملات بلگیریا نہایت ہی پیچیدہ ہوتے جاتے ہیں = بغداد کے گرد نواح میں عربوں نے فساد مچا رکھا ہے =

# نورافشاں

— خبر ہی کہ جناب مسٹر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان نے پنجاب کے ایک اخبار پر اپنی ازالہ حیثیت عرفی کی بابت دعوی دایر کیا ہی اور دعوی میں لکھا ہی کہ اخبار نے جسکی نسبت دعوی ہوا ہی فساد ملتان کی بابت ایسے کلمات ناجایز استعمال کئے ہیں جو قانوناً اخبار نویس کو روا نہیں ہیں کیونکہ ایسے کلمات سے جاہل لوگوں کے دل گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے برانگیختہ ہوتے ہیں اور حکام سرکار کا رعب جو سلطنت کا اصل اصول ہی جاتا رہتا ہی - جاہل لوگ اپنے دلمیں خیال کرنے لگتے ہیں کہ یہہ اخبار نویس بھی تو ہمارا ہی بھائی بند ہی جو ایسے کلمات بذریعہ اخبار کے نکالتا ہی اگر ہم بھی ایسا ہی کریں تو ہمکو کون کوئی کچھ کہہ سکتا ہی - ہماری رائے میں جناب مسٹر و صاحب نے جو دعوی کیا ہی سو مناسب ہی کیونکہ اگرچہ ایسے اخبار کی قدر و منزلت کم ہوتی ہی مگر ایسی حالت میں اُنکے اڈیٹر ان کم فہم اپنی نادانی سے فساد کی خبر ایسے طور سے شایع کر سکتے ہیں کہ جس سے عوام میں ایک ہلڑ مچ جاوے اور خاصکر اس امر میں سرکار پر یا سرکاری عہدیداروں پر الزام لگانا ہر طرح سے نامناسب اور غیر واجب ہی کیونکہ ملتان کا فساد سرکاری کارروائی کے سبب سے نہیں ہوا بلکہ اہل ہنود و اہل اسلام کے دلی عناد سے جو مدت سے چلا آتا تھا وقوع میں آیا ہی +

— اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۳ اکتوبر ۱۸۸۱ء میں منجانب جناب مسٹر و صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان کی طرف سے کچھ بیان شایع ہوا ہی جس سے مندرجہ ذیل فقرات درج کئے جاتے ہیں - یعنے کہ یہہ سچ بھی ہی کہ قانون مروجہ حال میں میری طرف سے کچھ تبدیلی ہوئی - اُس قانون بموجب حکم ہی کہ مذبح خانہ شہر سے باہر ہو اور شہر میں دوکانات بقر قصابوں کی نہ ہوں - یہہ قانون آجتک جاری ہی - اور تیس برس کے عرصہ سے شہر میں گائے کے گوشت کے آنے کی کسی راستہ سے ممانعت نہیں تھی جبتک کہ ماہ اپریل میں مینے اس امر میں ایک حکم جاری کیا - یہہ حکم اسلئے منسوخ ہوا کہ میری مراد پوری نہ ہوئی اور بھی یہہ بالکل جھوٹھ ہی کہ اُس قصائی نے جو شہر کے اندر گائے کا گوشت لایا تھا کسی سرکار کے اہل ہنود کو دینی حقارت دلائی ہو - اور یہہ بھی جھوٹھ ہی کہ ایک پولیس کے کنسٹبل نے جو سنگ تھا دوسرے قصائی کو شہر کے اندر آنے سے روکدیا - ہاں بعض اہل ہنود نے قصائی مذکور پر حملہ کیا اور پولیس اُنسے قصائی کو چھوڑا کر باہر لے گیا - اور وہ خبر کہ لوگوں نے سکھوں کی دہائی دی کہ اُنہوں نے اپنے دھرم کو چھوڑنے سے انکار کیا ایک ضرب رساں ایجاد ہی - طرفین سے کوئی آدمی نہیں مارا گیا مجروحوں کی فہرست شایع ہو چکی ہی - فقط

جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ملتان کی تحریر مندرجہ بالا سے معلوم ہوا کہ ہمارے دیسی اخبارات کی خبروں کا کیا حال ہی اور وہ اڈیٹر جو ایسی جھوٹھی خبروں کے ساتھ سرکار کے برخلاف رائے دیتے ہیں اور اس ڈھنگ سے نافہموں کو سرکار کی مخالفت پر آمادہ کرتے ضرور سزا کے لایق ہیں - اگر اخبار کی آزادی ایسے کام میں استعمال کیجاتی ہی تو بہتر ہوگا کہ ہماری سرکار دیسی اخبارات کی نسبت وہ عمل درآمد کرے جو روس و روم اپنی سلطنت کے اخبارات کے ساتھ کرتے ہیں - تلوار بندوق اور زہرآلودہ ادویات کے مفید کام ہوتے ہیں مگر نادان لڑکوں یا دیوانوں یا دشمنوں کے ہاتھ میں دینے سے نقصان کا خوف رہتا ہی +

— شملہ سے بذریعہ تار برقی مورخہ ۴ اکتوبر خبر آئی ہی کہ ہرات سے خبر آئی ہی کہ عوبیہ خان نے ہرات کے لشکر کو شکست دی ہی اور اس خبر سے شہر میں فتور برپا ہو گیا ہی ادہر ایشیا کے سارق ترکمان شہر کے نزدیک پہونچ گئے ہیں - کہتے ہیں کہ قوم فیروز کوئی اور تیمور کے لوگ ترکمانوں کے ساتھ مل گئے ہیں + معلوم ہوتا ہی کہ جب ایوبخان ہرات میں پہونچے تو بازار کارزار کو خوب ہی گرم پاویگا +

— سینٹ پیٹرز برگ سے ۴ اکتوبر کی تار خبر ہی کہ روس نہ صرف عاشق آباد میں چھاونی کا بندوبست کر چکا ہی بلکہ کوہی دروازوں پر بھی قبضہ کر لیگا اس نیت سے کہ ترکمان حملہ نہ کرنے پاویں - چنانچہ روس والے افغانستان کی طرف اب دوسرا قدم بھی اُٹھانا چاہتے ہیں +

— شہر ایتھنس سے خبر آئی ہی کہ مابین سلطنت ترکی کے عہدیداروں و یونان کے درمیان سرحدی تنازعات برپا ہو گئے ہیں - سبب اُنکا یہہ ہی کہ افسران ترکی یونانیوں کو حصہ تھسلی پر قبضہ کرنے کی بابت روک ٹوک کرتے ہیں + ترک اپنی جبلی عادت کے مطابق وعدہ خلافی و عہد و پیمان کے شرایط کے توڑنے میں بدستور کوشش کر رہے ہیں ادہر یونان کی سرحد کی بابت جھگڑتے ہیں ادھر آرمینی کی ملکی ترقی و تہذیب کے سد راہ ہوتے ہیں - اور کسی جگہ بھی سلطنت کا انتظام مناسب طور سے نہیں کرتے چنانچہ یہہ معلوم ہوا کہ ترکوں کی تہذیب کی درستی کرنی محال ہی - تہذیب کی بیج گاڑی اگرچہ روکی نہ جاوے تو اُنکے سر و نیز سے گذرے گی +

## بقیہ مسیحی عقیدہ نمبر ۶

## پنطس پلاطس کی حکومت میں دُکھ اُٹھایا مصلوب ہوا اور مرگیا

اسکا جواب ہم یوں دیسکتے ہیں کہ کون ثابت کریگا کہ وہ اُٹھا نہیں سکتا کون ثابت کریگا کہ خدا جو سبکا باپ ہی اپنا انکار نہیں کرسکتا اور اُس انکار میں دُکھ تکلیف نہیں اُٹھا سکتا کون ثابت کریگا کہ مسیح نے انسانیت اور الوہیت کے جمع ہونے سے ایک ایسی صورت نہیں پکڑی جس سے اِنسانیت کے دُکھ تکلیف میں الوہیت شریک نہو یہہ مضمون نہایت عالی اور نازک ہی ہمیں اسپر زیادہ گفتگو کرنا مناسب نہیں معلوم دیتا اُسکی نسبت دو خیال جلوہ گر ہیں اوّل الوہیت کسیطرح دُکھ تکلیف نہیں اُٹھا سکتی دوم الوہیت اِنسانیت کے ساتھ ہو کر دُکھ تکلیف میں شریک ہو سکتی ہی ہم اِن دونوں رائے میں سے کسیکے ساتھ اپنا اتفاق ظاہر نہیں کرتے ہم اُسکی الوہیت اور اِنسانیت کے درمیان فرق نہیں کرتے لیکن دُکھ تکلیف موت وغیرہ اُسکی مرکب حالت پر وارد کرتے ہیں جب اِنسان کا جسم مرجاتا ہی تب ہم اُسکی نسبت یوں کہتے ہیں کہ وہ مرگیا ہی اگرچہ اُسکی مرکب حالت کا ایک حصہ یعنی روح اُسکی موت میں شریک نہیں ہوا اسیطرح ہم خدا کے بیٹے کی نسبت بیان کرسکتے ہیں کہ وہ مرگیا اگرچہ اُسکی الوہیت کے حصہ پر موت کا اثر نہیں پہونچا لیکن الوہیت کا کسیطرح دُکھ اُٹھانا زندگی کے مالک کا بہر نوع موت میں شریک ہونا ایک نہایت عجیب امر ہی اور یہہ امر تعجب انگیز مسیح کی صلیب کے ساتھ ہمیشہ متعلق رہیگا زندگی اور موت ایسی عجیب طرح پر کبھی اکٹھی نہیں ہوئی ساری الٰہی ہستی انسانیت کے ساتھ اُس موقع میں اسطرح سے اکٹھی ہوگئیں کہ جب اِنسانیت پست ہوگئی تب اُسکے ساتھ الوہیت بھی نیچے اُتر آئی یہہ اعجوبہ موت جسکا بیان صدر میں کیا گیا مطلب سے خالی نہ تھی بائبل کے پڑھنے سے معلوم ہوا کہ مسیح کی موت اور تکلیف اُسکے اپنے واسطے نہیں تھی بلکہ اُسنے جہان کا فدیہ ہو کر اپنی جان اُنکے گناہوں کے عوض قربانی گذرانی یسعیاہ نبی کا بیان یہہ ہی یقیناً اُسنے ہماری مشقتیں اُٹھا لیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں پولس کا بیان یوں ہی خدانے اُسکو یعنی مسیح کو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُسمیں شامل ہو کر الٰہی راستبازی ٹھہریں یوحنا رسول کہتا ہی وہ خدا کا برہ ہی جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہی وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہی پر فقط ہمارے گناہوں کا نہیں بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی پطرس لکھ رہا ہی اُسنے (یعنی مسیح) نے گناہ نہیں کیا پر ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کر صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے حق میں مر کر راستبازی میں جئیں اُن کوڑوں کے سبب سے جو اُسپر پڑے تم چنگے ہوئے مسیح کا فرمودہ ہی میں اپنی جان اپنی بھیڑوں کے لئے دیتا ہوں پر اپنی موت کی طرف اشارہ کرکے یوں فرمایا یہہ پیالہ نئے عہد کا لہو ہی جو بہتوں کے گناہ کی معافی کے لئے بہایا جاتا ہی جسدن خداوند آسمان پر چڑھا اپنے شاگردوں کو یوں فرمایا ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی میرے نام سے کیجاوے بیشمار آیتیں اِسی قسم کی انجیل میں نظر پڑتی ہیں جنمیں صراحت ہی کہ مسیح کی موت ہمارے گناہوں کے کفارہ میں ہوئی اُسنے اپنی جان ہمارے گناہوں کے عوض میں قربان کی یہہ عقیدہ کل عیسائیوں کا ہی سب فرقے اُسکو متفق ہو کر مانتے ہیں *

مسیح کے کفارہ کا مسئلہ نہایت صاف اور سیدھا ہی اُسکو پڑھنے بلکہ قبول کرنے سے گنہگار کے دل میں فوراً تسلی پیدا ہوتی ہی اُسکی کیفیت یہہ ہی کہ مسیح کے خاطر اُسکے خون بہانے سے ہر ایک تایب کے لئے گناہوں کی پوری معافی موجود ہی یہہ معافی مسیح کی ثواب کی خاطر ہی اور اُسکی موت کا نتیجہ ہی مسیح نے خدا کی فرمانبرداری موت کے دم تک کی اِس فرمانبرداری میں ایک نہر جاری ہوئی ہی جسمیں سے ہمارے آسمانی باپ کا فضل کثرت سے بہکر سب گنہگاروں پر پڑتا ہی خدانے جو بیحد رحم اور محبت سے بھرپور ہی خود اِس نہر کو جاری کیا اُسنے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہیں بلکہ اُسنے ہم سبکے بدلے صلیبی موت کے حوالہ کردیا اب گناہوں کا کفارہ ہوچکا وہ کفارہ خدا کی درگاہ میں منظور ہوا یہہ منظوری اُسکی کمالیت اور کفایت پر دلالت کرتی ہی اب ساری روک ٹوک ہماری معافی کے واسطے اور خدا کے فضل کے نازل ہونیکے واسطے اب اور ہمیشہ کے لئے دور ہوگئی ہی جو کچھ خدا کی عدالت اور پاکیزگی کے ظاہر ہونے گویا خدا کی شریعت اور حرمت

سکے قایم رکھنے کو ضرور تھا اب پوری طرح ظاہر ہوگیا جو کچھ انتظام ضروری تھا کہ گنہگار مفت معافی حاصل کرکے پھر دلیری کے ساتھ گناہ کی طرف متوجہ نہوے وہ بھی پورا ہوا اب شکستہ دل گنہگار کے لئے کوئی روک نرہی، وہ فوراً جا کر خدا کی محبت کو قبول کرے اور اپنے لئے آسودگی حاصل کرے اب خدا اور گنہگار انسان کے درمیان صرف ایک دیوار کھڑی ہے یعنی بے تائب دل یا خدا کی محبت کا انکار باقی سب دیواریں مسیح کی موت سے ٹوٹ گئیں + باقی آیندہ

# تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

## پہلا باب

### اِس سوال کی قدر و منزلت کے بیان میں

ای ناظرینو اس سوال کی قدر و منزلت کو جسکا ہم ذکر کرتے ہیں جسقدر کہ ہے اُس سے زیادہ سمجھنا ناممکن ہے اس سوال کے جواب پر ابدی حیات یا ابدی موت منحصر ہے ای رحیم و کریم خدا تو ہمیں مدد و ہدایت و تعلیم و پاکیزگی بخش تاکہ ہم نیک و راست دل سے سچائی کو ڈھونڈ کر اُسے قبول کریں یہہ سوال خود مسیح نے کیا تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں پہلے یہہ سوال یہودیوں کے گروہ سے کیا گیا لیکن ای ناظرینو اب بھی آپ سے و نیز مجھ سے یہی سوال کیا جاتا ہے چاہئے کہ یہہ سوال ہر ایک شخص کے دل پر ایسا اثر کرے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اپنے ہی دل سے سوال کرے کہ مسیح کی نسبت میرا کیا گمان ہے +

کچھ ضرورت نہیں ہے کہ ہم ثابت کریں کہ مسیح کی کیفیت غور اور تصور کرنے کے لایق ہے کیونکہ اِسبات پر ساری دنیا کے لوگ مقر ہیں اٹھارہ سو برس سے دنیا کے علما مسیح کی کیفیت پر غور و گفتگو و تحریر کرنے میں جانفشانی کر رہے ہیں جہاں کہیں مسیح کی کیفیت سُنائی گئی ہے لوگ مجبور ہو کے بارہا اپنی خواہش و شوق کے برخلاف خیال کرتے ہیں کہ اِس کیفیت میں بالضرور کوئی ایسی بات ہے جس پر غور و توجہ کرنا لابدی ہے غور سے مراد تلاش ہے اور سچی تلاش سے اپنی حجت و تعصب کو ترک کرنا مراد ہے کاش کہ ہم بلا تعصب اس بھاری سوال کی طرف متوجہ ہو ویں اور ہمارے دلوں کی یہہ التجا ہو کہ کہہ ای خداوند تیرا بندہ سُنتا ہے +

مسیح کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے۔ یہہ سوال ہمارے خیال و گمان کی قدر پر اشارہ کرتا ہے۔ اکثر اشخاص اپنے گمان کی بابت کچھ پرواہ نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ خیر یہہ خیالی بات ہے اور گمانات مختلف ہوا کرتے ہیں علاوہ اسکے ہم اپنے گمانات کے جواب دہ نہیں ہیں جو کچھ یقین کرتا ہے سو یقین کرتے ہیں اِسبات کا ثابت کرنا آسان ہے کہ جیسا ہم اپنے قول و فعل کے جواب دہ ہیں ویسا ہی ہم اپنے گمانات کے جواب دہ ہیں۔ انسان کی دلی خواہش اپنے گمانات پر ایسی ہی موثر ہے جیسا کہ اُسکے قول و فعل پر لیکن یہہ بات کیسی ہی ہو پر وہ امر جس پر ہم اصرار کرتے ہیں یہہ ہے کہ اگر فرض کیا جائے کہ ہم بالکل اپنے گمانات کے جواب دہ نہیں ہیں تو بھی گمان غالب ہے کہ خیالی اغلاط سے بد نتایج پیدا ہونگے +

اور قراین سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے مثلاً وہ آدمی جو زرکثیر کی باطل اُمید پر اپنا روپیہ صرف کرتا یا بجائے سفید رو لکے زہر ہلاہل پی لیتا ہے اُسکے بد نتیجہ سے بچ نہ سکیگا باوجودیکہ اُسنے اپنے دل میں سمجھ لیا ہو کہ میں معقول کام کرتا ہوں امر طبعی بلا لحاظ کمی و بیشی خطا کے اُنسے سخت بدلا لیتا ہے جو اُس کے خلاف ورزی کرتے ہیں چاہئے کہ انسان اپنے گمانات کی درستی پر ترساں و لرزاں ہو کر متفکر رہے کیونکہ گمان غالب ہے کہ جو کچھ دنیا کی ظاہری حکومت میں واقع ہوتا ہے شریعت الٰہی کی علامات ہیں۔ بلاشبہ خالق و مالک ایک ہی ہے اسلئے یہہ کہنا مناسب ہے کہ جیسی حکومت وہ دیدنی اشیا پر کرتا ہے ویسا ہی نادیدنی اشیا پر کرتا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ اگر اس خاص امر میں جسکا ذکر ہو رہا ہے کچھ سہو ہو تو نہایت بھاری بھول ہے کیونکہ اس امر میں غلطی خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو اُسکے نتایج کا خیال ہی کرنا باعث خوف و خطر ہوگا مثلاً اگر مسیح صرف انسان ہے جیسا کہ بہتوں کا گمان ہے تو اُنکی خطا جو اُسکو خدا سمجھکر پرستش کرتے ہیں کیسی غضب کے لایق ہوگی کیونکہ جسوقت وہ مخلوق کی پرستش خالق کی طرح کرتے ہیں سب نجس و پلید بت پرست ٹھہرتے ہیں خواہ وہ کام دانستہ یا نادانستہ کیا جائے تو بھی بُت پرستی ہے ورنہ دنیا میں کسی طرح کی بُت پرستی ہے نہیں اسلئے کہ وہ سب جو اعتقاد سے بُت پرستی کرتے ہیں اپنے معبود کو خدا سمجھتے ہیں اگر برعکس اسکے عیسیٰ مسیح فی الحقیقت الٰہی اور بلاشبہ خدا ہے تو اُن لوگوں کا کیسا کفر فاش اور گناہ خلل انداز ہے جو اُسکو جسمیں وہ چلتے پھرتے اور موجود ہیں مخلوق تصور کرکے اُسکی پرستش کا انکار کرتے ہیں اور بلا شک و شبہ نہ از روئے امر جبلی و نہ از روئے الہام کوئی ایسا سبب پایا جاتا ہے کہ اِن کاموں کے بد نتایج اُن پر نہ پہنچیں اگرچہ اُنہوں نے اِس کام کو حق شناسی سے کیا ہو۔ کیونکہ جب از روئے



انتظام دنیوی کے صغیر گناہ کے لئے اکثر سخت سزا دی
ہے تو وہ شخص کتنی زیادہ سزا کے لایق ٹھہریگا جسنے خدا کے
بیٹے کو پامال کیا اور عہد کے لہو کو جس سے وہ پاک
ہوا ناپاک جانا اور اُسکے پاک نام کو ذلیل کیا۔ ایک اور
خیال ہے جسکو ہم دلیل کے طور پر پیش نہیں کرتے تو بھی
ایسا ہے کہ متامل اور صادق طالب حق اُسکو حقیر نجانیگا
وہ یہہ ہے کہ اگر سچ ہو کہ عیسیٰ مسیح ازلی خدا کا بیٹا ہے اور
وہ انسان کی صورت میں مجسم ہوا تو کیسی عظیم ضرورت
اسبات سے متعلق ہوگی اور کیسے سنگین و بھاری
نتایج اُس پر منحصر اور اُس سے ظاہر ہوتے ہیں +
اگر سچ ہو کہ خدائے مجسم نے انسان کے لئے اپنی
جان فدیہ میں دی ہے تو وہ برکتیں جو ایسے کفارہ
کے سبب سے ملتی ہیں کیسی بیش قیمت ہونگی اور ہم لوگونکی
خطا اور کم بختی کیسی ہیبت ناک ہے جسکے سبب سے ایسے
کفارہ کی ضرورت ہوئی۔ پس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
ایسی عجیب و سنگین قربانی سے وہ فایدہ جو حاصل ہو
یا وہ نقصان جو رفع ہو ہماری عقل ناقص میں آنا
ناممکن ہے اور زمانہ کے تمام واقعات اور علم و ہنر کی
تمام عجائبات اور حکومتوں کی ترقی اور زوال اس حقیقت
کے مقابلہ میں ہیچ ہیں ہاں ایسی حقیقت کے سامنے
دنیا کی پیدایش بلکہ ہزارہا دنیا کی پیدایش عبث ٹھہر گئی +
(دنیا اور دنیا کا ایک کُن سے بنا تھا یہہ کام اگرچہ کے
مگر بچانا عقوبتوں سے ہم عاصیونکا ہے زیادہ اُس سے)
چاہیئے کہ ان خیالات کے سبب سے ہم صدق دلی
و کمال سنجیدگی اور دعا و غور کے ساتھ مسئلہ الوہیت
مسیح کی دلایل پر غور و تامل کرنے کے لئے مستعد ہوں +

باقی آیندہ

# مراسلات

## ملتان

مائی ڈیر اڈیٹر صاحب نور افشاں سلامت
اس خبر کو اپنے اخبار صداقت آثار گوہر بار کے
کسی کونہ میں جگہہ دیکر ممنون احسان فرماویں +

## الامان الامان

ماہ جولائی ۱۸۸۱ء میں اہل ہنود ملتان نے منجملہ
اپنے خینیخ پنچ مقرر کرکے عدالت میں ایک درخواست
دی کہ ہمکو جھٹکا کرنے کی اجازت دیجاوے حالانکہ
یہہ امر ملتان میں کبھی ابتدائے عملداری سرکار سے
مروج نہ تھا جب عدالت عالیہ سے اس امر کی انکو
اجازت ہوئی تو اُنھوں نے اس کام کو کرنا شروع
کیا اور نیز بحکم عدالت ایک ذبح خانہ بیرون شہر بنایا
گیا یہانتک کہ بازار میں بذریعہ اجرائے دوکانات
بکنا شروع ہوا محمدی لوگوں کی طرف سے کوئی رنج
یا شور و فغاں برپا نہ ہوا چند عرصہ کے بعد محمدیوں
نے سمیں یہہ خیال کیا کہ سابق جو اختلاط ہندوؤں
سے بابت ہم نشینی شادی وغیرہ اور خورد و نوش
بھاجی وغیرہ کے تھا اُسکو مسدود کیا جاوے اور
دوکانیں جو اکثر ہندوؤں کی ہیں اُن سے سودا
وغیرہ نہ لیا جاوے چنانچہ مدت تک یہہ ہی حالت
رہی اسپر محمدی لوگوں نے دوکانات جاری کردیں
ہندوؤں کو اس سے بھی ایک گونہ رنج پیدا ہوا نیکہ
تعصب نے دن بدن ترقی پائی یہانتک کہ بانی جانبات
کے واسطے بھی طرفین سے تنازعات ہوئے بیرون شہر
جو ذبح خانہ گاؤکشی کا بموجب حکم صاحبان عالی مقرر
ہے اور اُس سے طباخی لوگ گائے کا گوشت لاکر اور
پکاکر بیچا کرتے تھے ہندوؤں کو یہہ امر ناگوار گذرا حال
یہہ ہے کہ آمد و رفت ابتدائے عملداری سرکار سے بموجب
حکم سرکار ہوتی تھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے صرف
بغرض نہ ہونے تکرار کے قدیمہ رستہ ناتھو کو جس سے
کہ آمد و رفت گوشت کی تھی منع فرماکر دوسرے
رستوں کی تجویز کی تاہم بغض دلی اہل ہنود نہ گیا
حکام کا صرف یہہ ہی دلی منشا تھا کہ کسی طرح
شہر میں امن ہو اور فساد برپا نہو لیکن کینہ کی آگ
بھڑک ہی اُٹھی اور تعصب نے اپنا کام تمام ہی کیا
بوچڑ گاؤکشی نے اسوجہ پر کہ بسبب ممنوع ہوجانے
راستہ قدیمہ کے کہ لوگوں نے یہہ خیال کرلیا ہے
کہ گائے کے گوشت کی شہر میں آنیکی بالکل ممانعت
ہے اسمیں میرا نقصان ہے ایک مجکو اجازت لیجانے
گوشت براستہ قدیمہ ملے اور چند دوکانات کے
اجرائے کا شہر میں حکم ہو خدمت میں جناب صاحب
ڈپٹی کمشنر بہادر عرضی گذرانی اسپر صاحب بہادر
موصوف نے کارروائی ملاحظہ موقعہ جات کرائی
الا بنظر انصاف واسطے اس امر کے کہ ہندو لوگوں
کے مقابلہ میں یہہ امر اجرائے دوکانات فروخت
گوشت گاؤ کا شہر میں مناسب نہیں ہے اگرچہ انکی
طرف سے جھٹکا کی دوکانات کھل چکی ہیں صرف
وہ حکم کہ جو دربارہ ممانعت رستہ قدیمہ تھا منسوخ
فرماکر گوشت کے لیجانے کی براستہ قدیمہ اجازت
دی +

۱۹ ماہ حال کو مطابق حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر طلبانیان شہر ملتان گائے کا گوشت براستہ قدیمہ لائے ہندوؤں نے اُسیوقت دوکانوں کا بند کرنا شروع کر دیا یعنے ہڑتال کر دی اہل ہنود کی طرف سے پہلے تو یہہ شکایت ہوئی کہ گائے کا گوشت ننگا لایا گیا ہے اور اب یہہ شکایت ہے کہ مطلق نہ آنے پاوے اُسدن سے آجتک برابر بازار بند ہے ۲۰ تاریخ کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کوتوالی پر تشریف لائے اور کمیٹی مقرر کر کے دربارہ اِس امر کے گفتگو شروع کی اتنے میں گائے کا گوشت شہر میں آگیا اُسیوقت اہل ہنود نے تکرار شروع کیا یہاں تک کہ محمدی لوگوں کو مارپیٹ کی اور کئی ایک کو زخمی کیا اور شہر کے اندر اہل ہنود نے جمع ہو کر اُس مسجد کو کہ جس کو خدا بخش گماشتہ کمسریٹ نے نو تعمیر کرایا تھا آگ لگا دی اور مینار وغیرہ گرا کر مسجدیں نجاست کے کام کئے اور نیز مسجد ولی محمد کے دروازوں کو چورچار کر کے امام مسجد کو مارا اور قرآن وغیرہ کتب کو کہ جو اُسوقت موجود تھیں جلا دیا اور کام نجاست بھی کیا اور کئی ایک دوکانوں کو جلا کر لوٹ لیا اسپر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو خبر پہنچی اور اُسیوقت صاحب بہادر موصوف شہر میں تشریف لائے اُنپر بھی پتھروں کی خوب بوچھاڑ ہوئی اور اسقدر فساد ترقی پذیر ہوتا گیا کہ اس موقعہ پر الامان الامان ہی کہنا بجا اور درست ہے جب یہانتک نوبت پہنچی تو محمدی لوگوں نے بھی جمع ہو کر اہل ہنود پر ایک سخت حملہ کیا لیکن ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے انتظام سے بذریعہ منگوائے جانے پلٹن گورہ و رسالہ و پلٹن دیسی و پولس کے اچھی طرح سے انتظام روک کا ہوگیا ورنہ خدا جانے کہ کیا حال ہوتا محمدی لوگوں نے تا آنے پلٹن ہائے تک اہل ہنود کے اُس شوالہ کو کہ جس کی بابت کہ آجتک سرکار میں تنازعہ ہو رہا ہے یعنے پرہلاد پوری کو کہ جس کی بنیاد سکندر بادشاہ کے پہلے سے ہے جلا دیا اور پوجاریوں کو خوب مارپیٹ کی اور مورتوں کو توڑ تاڑ دیا جنکو کہ اہل ہنود بہت متبرک جانتے اور تعظیم و پرستش کرتے تھے محمدی لوگوں نے بھی اُن سے نجاست کے کام کئے اور ایک ہندو مسمی دہنو مل کی لکڑیوں کی ٹال کو کہ جو شہر میں ایک بہاری ٹال تھا محمدیوں نے جلا کر خاک میں ملایا جس سے اب بیچارا بھیکھ مانگنے کے قریب ہوگیا ہے اور نیز محمدیوں نے کئی ایک ہندوؤں کی سواری کی گاڑیوں کو بھی جلا دیا اور کئی ایک شوالوں کو کہ جو برلب نہر تھے آگ لگائی مثلاً جوگ مایا وغیرہ کو خاک کر دیا اور کام نجاست بھی کئے اُس وقت محمدی کسی ہاتھ میں پایا کیوں کے ہاتھ میں پائی نظر آتے تھے وے مار دے مار کی آواز آتی تھی اور علی علی کی آواز کے سوا اور کچھ سنائی نہ پڑتا تھا اور گلی کوچہ میں محمدیوں کی دہاڑ دہاڑ کی آواز آتی تھی اور ایک دوسرے کو یہہ نصیحت کرتے تھے کہ اے مومنوں جہاد کا وقت ہے جہانتک ہو سکے کافروں کو مارو اور کوٹو اور کئی ایک محمدیوں کے دل میں حال تک افسوس ہے کہ جیسا کہ چاہئے تھا ہاتھ لگے نہ گئے اور نیز محمدیوں نے ہندوؤں کی دوکانوں اور گھروں کو خوب لوٹا کہ ہندوؤں کا ایک عظیم نقصان ہوا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر و کمشنر صاحب بہادر و صاحبان ملٹری وغیرہ اِس انتظام میں مصروف ہیں اور اسقدر کوشش کے درپے ہو رہے ہیں کہ ہر ایک دروازہ پر گوروں کا پہرہ لگا ہوا ہے اور شہر کے اندر بھی فوج گورہ و دیسی و رسالہ و پولس نگرانی میں سرگردان ہے مگر اہل ہنود نے باوجود احکام حکام حال تک دوکانیں نہیں کھولیں و دیگر دن یعنے ۲۱ ماہ حال کو ۷ بجے کے قریب پھر گائے کا گوشت شہر میں لایا گیا اور اہل ہنود پھر فساد پر آمادہ ہوئے لیکن انتظام نے اُن کو حملہ سے روک دیا اب حکام کی طرف سے تلاشی ہو رہی ہے اور محمدی لوگوں کا یہہ حال ہو رہا ہے کہ بعض تو اپنی جان کے بچاؤ کے واسطے اور بعض دشمنی سے دوسرے لوگوں کے گھروں میں مال وغیرہ پھینکتے ہیں جس پر گرفتاری ہو رہی ہے اب دیکھئے کہ اسکا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ میری دعا باری تعالی کی درگاہ میں یہہ ہے کہ اے خدا کہ جو صلح کا بانی اور میل کا چاہنے والا ہے اس شر کو جلدی دور کر اور اپنے کلام کی روشنی کو ہر ایک ہندو اور محمدی کے دل پر چمکا تا کہ اس شہر میں امن ہو اور سچے مذہب کی طرف رجوع لا دیں اور زندگی پا دیں اور یہہ فساد جو اس شہر میں ہو رہا ہے اسلئے ہوا ہے کہ اِن لوگوں نے حال تک نور کو نہیں پہچانا اے ہندو اور محمدی بھائیو مہربانی کر کے اور تعصب کو دور دفع کر کے اپنے دل کے لگاموں کو خدا کی طرف پھیرو اور تفتیش کرو کہ سچا مذہب کون ہے یقین جانو کہ سچا مذہب وہ ہی ہے کہ جس میں محبت ہے مذہب کی تفتیش کا یہہ ہی وقت ہے کیونکہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں ہے جیسا کہ ایک ستھرے کا قول ہے

کہ آنکھہ بھر کنی نہ ملی منہہ پھیر رہا گر آ +
لکھہ لعنت ہی ستھر یا جو تو دم دا کریں دساہ
سچ ہی دم کا کچھہ بھروسہ نہیں ہی آیا آیا نہ آیا نہ آیا +

الراقـــــم
حقیر حکم چند دت بائبل ٹیچر چرچ مشن سکول ملتان
۲۲ ستمبر ۱۸۸۱ء

## اخبارات تار برقی

شملہ ۲۰ ستمبر ۱۱ تاریخ کو جو قاصد قندھار سے آیا ہی اُسکی زبانی معلوم ہوا ہی کہ اُس روز ایوبخان کی طرف سے کابلی سوار و نیز جو مغرب کی جانب گرد آوری کر رہے تھے سخت گولہ اندازی ہوئی۔ اب شکارپوری دروازہ بند کرکے بجائے اُسکے عیدگاہ اور بردرانی دروازے ہر روز نوبت نوبت کھولے جاتے ہیں اور ہر اوقات پہرہ لگا رہتا ہی تاکہ کابلی سپاہی نکلنے نہ پاویں۔ نیز جن اور درّانی و درّانی کے کثیر التعداد درّانی ایوبخان کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں اور جاڑکی و سلیمان خیل غلزئیوں کے سوار امیر صاحب سے شامل ہو گئے ہیں +

کوئٹہ ۲۲ ستمبر جو قاصد چمن میں پہونچا ہی ۲۰ تاریخ تک یہہ حال بیان کرتا ہی کہ امیر صاحب اپنے مقام کو چھوڑ کر مغرب کیطرف کریز نیکہ کو نقل کر گئے ہیں یہہ گاؤں شہر سے چھہ میل کے فاصلہ پر جنوب و مغرب کی طرف واقع ہی اور پُرانی قندھار سے ۲ میل دور ہی وہاں کی نسبت اسجگہ خوراک آسانی سے میسر ہوتی ہی اور قدرتی چشموں سے پانی دستیاب ہوتا ہی۔ کہتے ہیں کہ پہلے کیمپ میں آ رجوع کرنے میں امیر صاحب کو بڑی دقت تھی۔ لوگوں کی درخواست کے جواب میں ایوبخان نے ۲۰ تاریخ کو لڑائی شروع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ چنانچہ ایک قاصد چمن میں آیا ہی کہتا ہی کہ جب میں تخت میں تھا تو قندھار کیطرف سے گولیوں کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اور ایک قاصد مخبر ہی کہ بادشاہ خان تکور کے غلزئی سردار نے امیر صاحب کے برخلاف علم بغاوت کھڑا کرکے راہ آمد و رفت بند کر دیا ہی۔ سوائے اسکے کابل کی راہ میں اور کہیں مزاحمت نہیں +

کلکتہ ۲۰ ستمبر عدالت سشن میں جو دعوی کہ دہی کا مقدمہ سکرو و رسمنہ کمپنی کلکتہ نے ای سی۔ بال وائز ایم برٹن اور چارلس ڈی برٹن ساکنان آگرہ پر دائر کیا تھا اُسمیں مدعا علیہم ملزم ثابت ہو کر ایک ایک سال قید بامشقت کے سزایاب ہوئے اور مجرم پولیس کے حوالہ ہوئے۔ مدعا علیہم کے وکیل نے اپیل کرنے کی اطلاع دی +۔

شملہ ۲۴ ستمبر ملتان میں جابجا جنگی پہرے تعینات ہیں ۲۳ ہندو اور ۱۰ مسلمان جو معرکہ میں مجروح ہوئے ہسپتال کو بھیجے گئے ہیں۔ کل عبادت گاہ جو جلائی گئی اور گرائی گئی ہیں اُنمیں دو مسجدیں ۷ مندریں اور علاوہ اسکے تخمیناً ایک لاکھہ سے زیادہ مالیت کا اسباب لوگوں کا غارت ہوا ہی۔ دنگہ کے وقت صاحب کمشنر بہادر جھنگ کو تشریف لیگئے ہوئے تھے مگر یہہ خبر سُنتے ہی فوراً واپس چلے آئے۔ ابھی بالکل آرام بحال نہیں ہوا۔ اس بارہ میں عجب افواہیں اُڑ رہی ہیں +

ملتان ۲۴ ستمبر ہندو اور مسلمانوں میں جو دنگہ ہوا تھا اب امن ہو گیا ہی۔ فوج اب بھی شہر میں ہی۔ گائے کے گوشت کی آمد بند ہو گئی ہی اور ہندوؤں کو بھی جھٹکا کرنیکی ممانعت ہی۔ دوکانیں ابھی بند ہیں۔ ہندوؤں کے ۲ چودھری اور اسٹیشن ریلوے کے دو اکونٹنٹ رلیا رام اور بستا رام گرفتار کئے گئے ہیں +

شملہ ۲۵ ستمبر۔ قاصد چمن میں خبر لایا ہی کہ ۲۲ تاریخ کو امیر صاحب نے ایوبخان کو شکست فاش دی۔ دو کابلی رجمنٹوں کو ایوبخان چھوڑ کر چلے جانے سے مرکہ بابہ انتقام کو پہونچا۔ ایوبخان مع سرداروں کے توپیں اور دیگر اسباب چھوڑ کر ہرات کو بھاگ گیا ہی۔ فریقین کے بہت آدمی کام آئے امیر صاحب شہر میں داخل نہیں ہوئے تھے جو غیر محفوظ ہی +

## لودیانہ

موسم تبدیل ہو گیا ہی جس سے رات کو پچھلے وقت سردی ہوتی ہی اور پہلے سے بہ نسبت اب بخار وغیرہ کی بھی چنداں شکایت نہیں رہی ہی۔ امسال ہمارا شہر تمام بیماریوں سے محفوظ رہا ہی۔ صفائی شہر میں اسکے مرتبہ بہت ہی کوشش سے ہوتی ہی ہی۔ خاکروب سے لیکر داروغہ تک صبح کے ۲ بجے سے دس بجے تک اور شام کے تین بجے سے ۸ بجے تک برابر کام میں مصروف رہے اور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھی روز مرہ شہر کا ملاحظہ فرماتے رہے۔ خبر ہی کہ عملہ صفائی کو میونسپل کمیٹی سے کسیقدر انعام بابت ہونے عمدہ کارگذاری کے ملیگا +

پختہ خبر ہی کہ ۹ اکتوبر کو رات کے ۹ بجے جناب مسٹر ویکفیلڈ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر تشریف لاوینگے اور ۱۰ اکتوبر کو اپنے عہدہ کا چارج لیکر اجلاس فرماوینگے۔ میلہ رام لیلا کا بخیر و خوبی گذر گیا۔ انتظام پولیس معمول سے زیادہ تھا لوگ حیران تھے کہ اسکے مرتبہ ایسا انتظام کیوں ہی مگر مناسب وقت ایسا ہی چاہئے تھا۔ شہر کے ہندو و مسلمانوں کا ایسا عمدہ اتفاق ہی کہ شاید کسی شہر میں نہ ہوگا اور ایسا ہی مناسب ہی۔ جہاں جہالت زیادہ ہی وہاں فساد بھی

زیادہ ہی - ماہ گذشتہ میں جو مسلمانوں نے قصابوں کو بابت نہ بند کرنے
دوکانات ایک یوم دیا تھا تو اہل ہنود نے کچھ نہیں کہا تھا - اسیطرح ایام ہلا
میں سنا جاتا ہی کہ ایک سوانگ نامناسب مسلمانوں کے برخلاف تھا
اور بازاروں میں کو نکالا گیا تو مسلمانوں نے کچھ مزاحمت نہیں کی
اور اُمید ہی کہ ہمیشہ یوں ہی میل جول اور اتفاق رہیگا -
خاص و عام کا تو یہہ خیال ہی اور سچ بھی کہ یہہ سب کچھ
صاحب ڈسٹرکٹ سپرنڈنٹ پولیس کے انتظام کی
خوبی ہی اور بس +

ایک بنیا بے حیا عدالت کی سیڑہیوں پر دوڑا چڑہا چلا
جاتا تھا جو اچانک اوپر کی سیڑھی سے دوسری سیڑھی
پر آگرا اگرچہ چوٹ کم لگی مگر بیہوشی عرصہ تک رہی +

## اشتہار

بجج مشن سکول ڈیرہ اسمعیلخان کے لئے تین اُستادونکی
حاجت ہی - پہلا سکنڈ ماسٹر جس نے کلکتہ یا پنجاب
یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا ہو - اور دو ورنیکولر ٹیچر جنہوں
نے کسی نارمل سکول میں خاطرخواہ تعلیم پاکر محکمہ تعلیم میں
کام کیا ہو یا کرتے ہوں اور اپنی لیاقت و نیک چلنی کا
ثبوت دے سکتے ہوں منیجر صاحب ڈیرہ سکول کی
خدمت میں درخواست معہ اسناد بھیجدیں - سکنڈ ماسٹر
کے لئے چالیس روپیہ اور ورنیکولر ٹیچروں کے لئے
فی کس پندرہ ہوگی - لیکن اگر سائلوں یا درخواست
کنندوں کی لیاقت و تجربہ کا زیادہ ثبوت مل سکے
تو زیادہ کی گنجایش ہوگی +

راقم

اے - ٹی ڈیرہ اسمعیل خان

## اشتہار

ناظرین اخبار نور افشاں کو واضح
ہو کہ ہم کتاب مسمی بہ عدم ضرورت
قران کو جو کہ پادری جی ایل ٹھاکرداس
نے تصنیف کی تھی شایع کرنیکی
تجویز کرتے ہیں - کتاب مذکور کے
ایک سو پچاس صفحہ ہوں گے
اور قیمت معہ محصول فی جلد ۵ر
ہوگی بلا محصول ۴ر اس لئے جو
صاحبان کتاب مذکورہ بالا خریدنا
چاہتے ہیں درخواست ارسال فرمائیں + فقط

المشتہر

پادری ای - ایم ویری ہتمم مشن پریس لودیانہ

## آئینہ قران اب تیار ہی

شائقین آئینہ قران کو اطلاع دیجاتی ہی کہ تمام کتاب
چھپ کر اب تیار ہو گئی ہی صرف ایک دیباچہ چھپنا باقی
ہی جو قریب ایک ہفتہ میں وہ بھی تیار ہو جاوے گا
جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی روانہ کر دی ہی انکی
خدمت میں عنقریب آئینہ قرآن ارسال ہونیوالی ہی -
اب التماس ہی کہ جن صاحبان نے درخواست بلا قیمت
کے بھیجی ہی جانہئے کہ قیمت معہ محصول ۹ ر بھیجدیں تاکہ
کتاب مذکور ارسال کیجاوے اور جو صاحب اب
درخواست کرنا چاہیں تو ۳ ر معہ محصول روانہ فرماویں
صرف ۵۰۰ جلد طبع ہوئی ہیں اُمید ہی کہ ہاتھوں ہاتھ
یہہ کتاب نایاب فروخت ہو جاوے گی - اور واضح
رہے کہ بعض بعض صاحبان نے ہمسے دریافت کیا
ہی کہ اس کتاب میں کسی قسم کا تغیر و تبدل تو نہیں
سو ہم اطلاع دیتے ہیں کہ اسمیں مضامین قران کے
سوائے کچھ کمی و بیشی نہیں ہی جو کچھ ہی قرآن سے
علاقہ رکھتا ہی اور یہہ بھی واضح رہے کہ قران کی ایسی
فہرست ردیف وار آجتک جسمیں ہر ایک مطلب
بلا تکلیف کے دستیاب ہو جاوے کبھی کسی نے
نہیں بنائی اور نہ ہندوستان میں موجود ہی اور یہی
سبب ہی کہ اسکی رجسٹری کرائی گئی ہی کوئی شخص اسکو بغیر
ہماری اجازت کے چھاپ نہیں سکتا ہی +

المشتہر

پادری ویریصاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ ۹ اکتوبر ۱۸۸۱ء

## دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا
ہی قیمت یہہ ہی سالانہ بلا محصول عہ سعہ محصول سے -
۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول للعہ - ۳ پرچہ کیواسطے معہ محصول
للعہ - ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول سعہ - ۵ پرچہ کیواسطے
معہ محصول سے - ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ -
۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول لعہ قیمت بذریعہ منی آرڈر
جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہی بھیجنی چاہئے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا